روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD- FD-10

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعرات 17 جولائی 2008ء 13 رجب 1429 ہجری 17 وفا 1387 ھش جلد 58-93 نمبر 162

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

تمام انبیاء کی شانیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں شامل تھیں اور درحقیقت محمدؐ کا نام صلی اللہ علیہ وسلم اسی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کیونکہ محمدؐ کے یہ معنے ہیں کہ بغایت تعریف کیا گیا۔ اور غایت درجہ کی تعریف تبھی متصور ہوسکتی ہے کہ جب انبیاء کے تمام کمالات متفرقہ اور صفات خاصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع ہوں۔ چنانچہ قرآن کریم کی بہت سی آیتیں جن کا اس وقت لکھنا موجب طوالت ہے اسی پر دلالت کرتی بلکہ بصراحت بتلاتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک باعتبار اپنی صفات اور کمالات کے مجموعہ انبیاء تھی۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5ص 343)

درجہ لقا میں بعض اوقات انسان سے ایسے امور صادر ہوتے ہیں کہ جو بشریت کی طاقتوں سے بڑھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں اور الٰہی طاقت کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں جیسے ہمارے سید ومولیٰ سید الرسل حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں ایک سنگریزوں کی مُٹّھی کفار پر چلائی اور وہ مُٹّھی کسی دعا کے ذریعہ سے نہیں بلکہ خود اپنی روحانی طاقت سے چلائی مگر اس مُٹّھی نے خدائی طاقت دکھلائی اور مخالف کی فوج پر ایسا خارق عادت اس کا اثر پڑا کہ کوئی ان میں سے ایسا نہ رہا کہ جس کی آنکھ پر اس کا اثر نہ پہنچا ہو اور وہ سب اندھوں کی طرح ہوگئے اور ایسی سراسیمگی اور پریشانی ان میں پیدا ہوگئی کہ مدہوشوں کی طرح بھاگنا شروع کیا۔ اسی معجزہ کی طرف اللہ جلشانہ اس آیت میں اشارہ فرماتا ہے۔ وما رمیت (۔) یعنی جب تو نے اس مُٹّھی کو پھینکا وہ تو نے نہیں پھینکا بلکہ خدا تعالیٰ نے پھینکا۔ یعنی درپردہ الٰہی طاقت کام کرگئی۔ انسانی طاقت کا یہ کام نہ تھا۔

اور ایسا ہی دوسرا معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو شق القمر ہے اسی الٰہی طاقت سے ظہور میں آیا تھا کوئی دعا اس کے ساتھ شامل نہ تھی کیونکہ وہ صرف انگلی کے اشارہ سے جو الٰہی طاقت سے بھری ہوئی تھی وقوع میں آگیا تھا۔ اور اس قسم کے اور بھی بہت سے معجزات ہیں جو صرف ذاتی اقتدار کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھلائے جن کے ساتھ کوئی دعا نہ تھی کئی دفعہ تھوڑے سے پانی کو جو صرف ایک پیالہ میں تھا اپنی انگلیوں کو اس پانی کے اندر داخل کرنے سے اس قدر زیادہ کردیا کہ تمام لشکر اور اونٹوں اور گھوڑوں نے وہ پانی پیا اور پھر بھی وہ پانی ویسا ہی اپنی مقدار پر موجود تھا۔ اور کئی دفعہ دو چار روٹیوں پر ہاتھ رکھنے سے ہزارہا بھوکوں پیاسوں کا ان سے شکم سیر کردیا۔ اور بعض اوقات تھوڑے دودھ کو اپنی لبوں سے برکت دے کر ایک جماعت کا پیٹ اس سے بھر دیا۔ اور بعض اوقات شور آب کنوئیں میں اپنے منہ کا لعاب ڈال کر اس کو نہایت شیریں کردیا۔ اور بعض اوقات سخت مجروحوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر ان کو اچھا کردیا۔ اور بعض اوقات آنکھوں کو جن کے ڈیلے لڑائی کے کسی صدمہ سے باہر جا پڑے تھے اپنے ہاتھ کی برکت سے پھر درست کردیا۔ ایسا ہی اور بھی بہت سے کام اپنے ذاتی اقتدار سے کئے جن کے ساتھ ایک چھپی ہوئی طاقت الٰہی مخلوط تھی۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد 5ص 65)

سچا چہرہ

حضرت عبداللہ بن سلامؓ بیان کرتے ہیں کہ:

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے بعد مدینہ تشریف لائے تو لوگ استقبال کیلئے نکلے۔ میں بھی ان میں شامل تھا۔ جب میں نے رسول اللہؐ کا چہرہ مبارک دیکھا تو میں جان گیا کہ یہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں ہوسکتا۔

(جامع ترمذی ابواب صفة القیامه حدیث 2409)

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ ''مریم شادی فنڈ'' ہے۔

مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

''اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جاسکے گا۔''

(الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تاکہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہوسکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ

(ناظر اعلیٰ)

اعزاز

مکرم ڈاکٹر منیر احمد مبشر صاحب دارالرحمت غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ مسفرہ مبشر صاحبہ نے گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد سے شعبہ ابلاغ عامہ (Mass Communication) برائے سال 2005-07ء میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔

مکرمہ مسفرہ مبشر صاحبہ محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر کی پوتی اور مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سابق امیر ضلع بہاولپور کی نواسی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے

عطیہ خون سے قیمتی جان کی حفاظت کریں

مرتبہ: مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (حالات اور خدمات)

نمبر 5

سوال: حضور پہلی مرتبہ لندن کب پہنچے۔

جواب: 22/اگست 1924ء کو۔

سوال: آپ نے پہلا انگریزی لیکچر کب دیا۔

جواب: 9 ستمبر 1924ء کو حضور نے ایسٹ اینڈ ویسٹ یونین کے اجلاس میں پہلا انگریزی لیکچر دیا۔

سوال: ویمبلے کانفرنس کب ہوئی اور اس میں حضور کا کون سا مضمون پڑھا گیا۔

جواب: 23 ستمبر 1924ء کو ویمبلے کانفرنس میں حضور کا مضمون ''احمدیت یعنی حقیقی (دین حق)'' پڑھا گیا۔

سوال: آپ نے بیت الفضل لندن کی بنیاد کب رکھی۔

جواب: 19/اکتوبر 1924ء کو۔

سوال: روس میں دعوت الی اللہ کے لئے کب اور کون تشریف لے گئے۔

جواب: 10 دسمبر 1924ء کو مولوی ظہور حسین صاحب دعوت الی اللہ کے لئے روس میں داخل ہوئے۔

سوال: حضور نے مدرسۃ الخواتین کی بنیاد کب رکھی۔

جواب: 17 مارچ 1925ء کو۔

سوال: حضور کا چوتھا نکاح کب اور کن سے ہوا۔

جواب: 12/اپریل 1925ء کو حضرت مولوی عبدالماجد صاحب بھاگلپوری کی دختر نیک حضرت سارہ بیگم صاحبہ سے ہوا۔

سوال: حضور نے علمائے دیوبند کو تفسیر نویسی میں مقابلہ کا چیلنج کب دیا۔

جواب: 16 جولائی 1925ء کو۔

سوال: شام میں مشن قائم کرنے کب اور کون گئے تھے۔

جواب: 17 جولائی 1925ء کو حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس اور حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب شام میں مشن قائم کرنے کے لئے دمشق پہنچے۔

سوال: انڈونیشیا میں مشن کی بنیاد کب اور کس نے رکھی۔

جواب: ستمبر 1925ء میں حضرت مولوی رحمت علی صاحب نے۔

سوال: 29 جنوری 1926ء کے جلسہ سالانہ قادیان میں کتنی زبانوں میں تقاریر کی گئیں۔

جواب: 24 زبانوں میں۔

سوال: قادیان میں تارگھر کا افتتاح کب ہوا اور حضور کی طرف سے پہلا تار کن کے نام بھیجا گیا۔

جواب: جنوری 1926ء میں افتتاح ہوا۔ پہلا تار حضور کی طرف سے ہندوستان کی بعض مشہور جماعتوں کے نام بھیجا گیا۔

سوال: حضور کا پانچواں نکاح کب اور کن سے ہوا۔

جواب: یکم فروری 1926ء کو حضرت سیٹھ ابوبکر یوسف صاحب کی دختر نیک حضرت عزیزہ بیگم صاحبہ المعروف ''ام وسیم'' سے ہوا۔

(نوٹ: حضور انور کے نکاح میں ایک وقت میں چار سے زائد ازواج نہیں رہیں)

سوال: قادیان میں دارالشیوخ کا قیام کب اور کن کے لئے عمل میں آیا۔

جواب: یکم مئی 1926ء کو قادیان میں غرباء اور یتامیٰ کے لئے دارالشیوخ قائم کیا گیا۔

سوال: حضور نے قصر خلافت کی بنیاد کب رکھی۔

جواب: 22 مئی 1926ء کو۔

سوال: ''احمدیہ گزٹ'' قادیان سے کب جاری ہوا۔

جواب: 26 مئی 1926ء کو قادیان سے ''احمدیہ گزٹ'' جاری ہوا۔

سوال: بیت الفضل لندن کا افتتاح کس نے اور کب کیا۔

جواب: 3/اکتوبر 1926ء کو سر شیخ عبدالقادر صاحب نے۔

سوال: حضور نے بچوں اور نوجوانوں کی تربیت کے لئے کب اور کونسی انجمن قائم فرمائی۔

جواب: نومبر 1926ء میں انجمن انصار اللہ قائم کی۔

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے مبارک موقع پر

42واں جلسہ سالانہ جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ 2008ء

25,26,27 جولائی بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار

احمدیہ ٹیلی ویژن پر ٹیلی کاسٹ ہونے والے LIVE پروگرام

خدا تعالیٰ کے فضل سے خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے موقع پر جماعت احمدیہ برطانیہ کا 42واں جلسہ سالانہ مورخہ 25، 26، 27 جولائی 2008ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس بابرکت موقع پر خطبہ جمعہ کے علاوہ چار خطابات ارشاد فرمائیں گے۔ اس جلسہ کے تمام پروگرام احمدیہ ٹیلی ویژن پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کئے جائیں گے۔ پاکستانی وقت کے مطابق تفصیل درج ذیل ہے۔ احباب جماعت اس روحانی جلسہ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ فرمائیں۔

جمعۃ المبارک 25 جولائی 2008ء

6:00 بجے سہ پہر	**خطبہ جمعہ براہ راست حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ**
9:25 بجے رات	**پرچم کشائی**
9:30 بجے رات	تلاوت قرآن کریم اردو ترجمہ و نظم

افتتاحی خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

ہفتہ 26 جولائی 2008ء

3:00 بجے دوپہر	تلاوت قرآن کریم اردو ترجمہ و نظم
3:20 بجے دوپہر	تقریر انگریزی۔ عصر حاضر میں خلافت کی اہمیت (مکرم راویل نجار ائف صاحب)
3:50 بجے دوپہر	تقریر اردو۔ خلافت احمدیہ اور خدمت قرآن (مکرم مولانا نصیر احمد قمر صاحب)
4:30 بجے سہ پہر	تقریر انگریزی۔ خلافت راشدہ (مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد)
5:00 بجے سہ پہر	**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خواتین سے خطاب**
8:30 بجے شام	معزز مہمانوں کے مختصر خطابات
9:00 بجے رات	تلاوت قرآن کریم اردو ترجمہ و نظم

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا دوسرے روز کا خطاب

اتوار 27 جولائی 2008ء

3:00 بجے دوپہر	تلاوت قرآن کریم اردو ترجمہ و نظم
3:20 بجے دوپہر	تقریر اردو۔ برکات خلافت اور ہماری ذمہ داریاں (مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب)
3:50 بجے سہ پہر	اردو نظم
4:00 بجے سہ پہر	تقریر انگریزی۔ خلافت احمدیہ کے سو سال (مکرم رفیق احمد حیات صاحب)
4:30 بجے سہ پہر	اردو نظم
4:40 بجے سہ پہر	معزز مہمانوں کے مختصر خطابات
5:10 بجے سہ پہر	تقریر اردو۔ نظام خلافت کی اہمیت (مکرم سید میر محمود احمد ناصر صاحب)
6:10 بجے سہ پہر	**عالمی بیعت**
8:30 بجے شام	معزز مہمانوں کے مختصر خطابات
9:00 بجے رات	تلاوت قرآن کریم اردو ترجمہ و نظم

اختتامی خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

صفائی اور شجرکاری کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی تحریکات

مرکز سلسلہ میں صفائی کی خصوصی تحریک، جماعتی عمارات کی صفائی اور خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کی ذمہ داریاں

عبدالسمیع خان

ترقی کا پہلا زینہ صفائی اور نظافت ہے اسی لئے رسول کریم ﷺ نے اسے ایمان کا نصف حصہ قرار دیا ہے۔ آپ کا لایا ہوا دین پہلا مذہب ہے جس نے ماحول کی صفائی کو عبادت کا درجہ دیا اور شجرکاری کو معاشرے کا باقاعدہ حصہ بنایا۔

فرانس کا پہلا ٹائلٹ 1582ء میں بنا اور 1902ء میں پیرس کے لوگوں کو نہانے پر مجبور کرنے کے لئے باقاعدہ قانون سازی کی گئی جبکہ قرطبہ کی اسلامی حکومت نے 785ء میں شہر کا پہلا سیوریج سسٹم بنایا تھا اور اموی دور میں قرطبہ کے ہر گھر میں ٹائلٹ اور غسل خانہ ہوتا تھا۔ 15ویں صدی میں اندلس کی اسلامی ریاست کے زوال کے بعد غرناطہ کے محل سے بادشاہ فرڈیننڈ نے ایک غسل خانہ اکھاڑا اور ملکہ ازابیلہ کو تحفہ میں دیا تھا۔

(روزنامہ ایکسپریس 13 اکتوبر 2006ء)

صفائی کی شاندار دینی روایات کو قائم رکھنے کے لئے خلفاء سلسلہ مسلسل تاکید کرتے رہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی صفائی کے متعلق متعدد بار تاکید فرمائی۔

مرکز سلسلہ کے لئے خصوصی تحریک

قادیان اور ربوہ سمیت تمام احمدی آبادی کو خصوصیت سے صفائی کی طرف متوجہ کرتے ہوئے حضور نے خطبہ جمعہ 23 اپریل 2004ء میں فرمایا:-

ربوہ میں، جہاں تقریباً 98 فیصد احمدی آبادی ہے، ایک صاف ستھرا ماحول نظر آنا چاہئے۔ اب ماشاء اللہ تزئین ربوہ کمیٹی کی طرف سے کافی کوشش کی گئی ہے۔ ربوہ کو سرسبز بنایا جائے اور بنا بھی رہے ہیں۔ کافی پودے، درخت گھاس وغیرہ سڑکوں کے کنارے لگائے گئے ہیں اور نظر بھی آتے ہیں۔ اکثر آنے والے ذکر کرتے ہیں اور کافی تعریف کرتے ہیں۔ کافی سبزہ ربوہ میں نظر آتا ہے۔ لیکن اگر شہر کے لوگوں میں یہ حس پیدا نہ ہوئی کہ ہم نے نہ صرف ان پودوں کی حفاظت کرنی ہے بلکہ ارد گرد کے ماحول کو بھی صاف رکھنا ہے تو پھر ایک طرف تو سبزہ نظر آرہا ہوگا اور دوسری طرف کوڑے کے ڈھیروں سے بدبو کے بھبھکے اٹھ رہے ہوں گے۔ اس لئے اہل ربوہ خاص توجہ دیتے ہوئے اپنے گھروں کے سامنے نالیوں کی صفائی کا بھی اہتمام کریں اور گھروں کے ماحول میں بھی کوڑا کرکٹ سے جگہ کو صاف کرنے کا بھی انتظام کریں۔ تاکہ کبھی کسی راہ چلنے والے کو اس طرح نہ چلنا پڑے کہ گند سے بچنے کے لئے سنبھال سنبھال کر قدم رکھ رہا ہو اور ناک پر رومال ہو کہ بو آرہی ہے۔ اب اگر جلسے نہیں ہوتے تو یہ مطلب نہیں کہ ربوہ صاف نہ ہو بلکہ جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا تھا کہ دلہن کی طرح سجا کے رکھو۔ یہ سجاوٹ اب مستقل رہنی چاہئے۔ مشاورت کے دنوں میں ربوہ کی بعض سڑکوں کو سجایا گیا تھا۔ تزئین ربوہ والوں نے اس کی تصویریں بھیجی ہیں، بہت خوبصورت سجایا گیا لیکن ربوہ کا اب ہر چوک اس طرح سجنا چاہئے تا کہ احساس ہو کہ ہاں ربوہ میں صفائی اور خوبصورتی کی طرف توجہ دی گئی ہے اور ہر گھر کے سامنے صفائی کا ایک اعلیٰ معیار نظر آنا چاہئے اور یہ کام صرف تزئین کمیٹی نہیں کرسکتی بلکہ ہر شہری کو اس طرف توجہ دینی ہوگی۔

اسی طرح قادیان میں بھی احمدی گھروں کے اندر اور باہر صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ ایک واضح فرق نظر آنا چاہئے۔ گزرنے والے کو پتہ چلے کہ اب وہ احمدی محلے یا احمدی گھر کے سامنے سے گزر رہا ہے۔ اس وقت تو مجھے پتہ نہیں کہ کیا معیار ہے، 91ء میں جب میں گیا ہوں تو اس وقت شاید اس لئے کہ لوگوں کا رش زیادہ تھا، کافی مہمان بھی آئے ہوئے تھے لگتا تھا کہ ضرورت ہے اس طرف توجہ دی جائے اور میرے خیال میں اب بھی ضرورت ہوگی۔ اس طرف خاص توجہ دیں اور صفائی کا خیال رکھیں اور جہاں بھی نئی عمارات بن رہی ہیں اور تنگ محلوں سے نکل کر جہاں بھی احمدی کھلی جگہوں پر اپنے گھر بنا رہے ہیں وہاں صاف ستھرا بھی رکھیں اور سبزے بھی لگائیں، درخت پودے گھاس وغیرہ لگنا چاہئے اور یہ صرف قادیان ہی کے لئے نہیں ہے بلکہ اور جماعتی عمارات ہیں ان میں خدام الاحمدیہ کو خاص طور پر توجہ دینی چاہئے کہ وہ وقارعمل کرکے ان جماعتی عمارات کے ماحول کو بھی صاف رکھیں اور وہاں پھول پودے لگانے کا بھی انتظام کریں اور صرف قادیان میں نہیں بلکہ دنیا میں ہر جگہ جہاں بھی جماعتی عمارات ہیں ان کے ارد گرد خاص طور پر صفائی اور سبزہ اس طرح نظر آئے کہ ان کی اپنی ایک انفرادیت نظر آتی ہو۔ پہلے میں تیسری دنیا کی مثالیں دے چکا ہوں صرف یہ حال وہاں کا نہیں بلکہ یہاں یورپ میں بھی میں نے دیکھا ہے، جن گھروں میں بھی گیا ہوں پہلے بھی یا اب، کہ جو بھی چھوٹے چھوٹے آگے پیچھے صحن ہوتے ہیں ان کی کیاریوں میں یا گھاس ہوتا ہے یا گند پڑا ہوتا ہے۔ کوئی توجہ یہاں بھی اکثر گھروں میں نہیں ہو رہی، چھوٹے چھوٹے صحن ہیں کیاریاں ہیں، چھوٹے سے گھاس کے لان ہیں اگر ذرا سی محنت کریں اور ہفتے میں ایک دن بھی دیں تو اپنے گھروں کے ماحول کو خوبصورت کرسکتے ہیں۔ جس سے ہمسایوں کے ماحول پہ بھی خوشگوار اثر ہوگا اور آپ کے ماحول میں بھی خوشگوار اثر ہوگا اور پھر آپ کو لوگ کہیں گے کہ ہاں یہ لوگ ذرا منفرد طبیعت کے لوگ ہیں، عام جو ایشینز (Asians) کے خلاف ایک خیال اور تصور گندگی کا پایا جاتا ہے وہ دور ہوگا۔ مقامی لوگوں میں کچھ نہ کچھ پھر بھی شوق ہے وہ اپنے پودوں کی طرف توجہ دیتے ہیں جبکہ ہمارے گھر کا ماحول ان لوگوں سے زیادہ صاف ستھرا اور خوشگوار نظر آنا چاہئے اور یہاں تو موسم بھی ایسا ہے کہ ذرا سی محنت سے کافی خوبصورتی پیدا کی جاسکتی ہے۔ (الفضل 20 جولائی 2004ء)

جماعتی عمارات کی صفائی کی تحریک

حضور نے خطبہ جمعہ 23 اپریل 2004ء میں فرمایا:-

صفائی کے ضمن میں ایک انتہائی ضروری بات جو جماعتی طور پر ضروری ہے وہ ہے جماعتی عمارات کے ماحول کو صاف رکھنا۔ اس کا پہلے میں ذکر کر چکا ہوں۔ اس کا باقاعدہ انتظام ہونا چاہئے اور خدام الاحمدیہ کو وقارعمل بھی کرنا چاہئے اور اگر عمارت کے اندر کا حصہ ہے تو لجنہ کو بھی اس میں حصہ لینا چاہئے اور اس میں سب سے اہم عمارات (بیوت الذکر) ہیں (بیوت الذکر) کے ماحول کو بھی پھولوں، کیاریوں اور سبزے سے خوبصورت رکھنا چاہئے، خوبصورت بنانا چاہئے اور اس کے ساتھ ہی (بیت) کے اندر کی صفائی کا بھی خاص اہتمام ہونا چاہئے۔ چند سال پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بڑا تفصیلی خطبہ اس ضمن میں دیا تھا اور توجہ دلائی تھی۔ کچھ عرصہ تک تو اس پر عمل ہوا لیکن پھر آہستہ آہستہ اس پر توجہ کم ہوگئی۔ خاص طور پر پاکستان اور ہندوستان میں (بیوت الذکر) کے اندر ہال کی صفائی کا بھی باقاعدہ انتظام ہو۔ تنکوں کی وہاں صفیں بچھی ہوتی ہیں۔ صفیں اٹھا کر صفائی کی جائے، وہاں دیواروں پر جالے بڑی جلدی لگ جاتے ہیں، جالوں کی صفائی کی جائے۔ پنکھوں وغیرہ پر مٹی نظر آرہی ہوتی ہے وہ صاف ہونے چاہئیں۔ غرض جب آدمی (بیوت الذکر) کے اندر جائے تو انتہائی صفائی کا احساس ہونا چاہئے کہ ایسی جگہ آگیا ہے جو دوسری جگہوں سے مختلف ہے اور منفرد ہے اور جن (بیوت الذکر) میں قالین وغیرہ بچھے ہوئے ہیں وہاں بھی صفائی کا خیال رکھنا چاہئے۔ لمبا عرصہ اگر صفائی نہ کریں تو قالین میں بو آنے لگ جاتی ہے، مٹی چلی جاتی ہے۔ خاص طور پر جمعے کے دن تو بہر حال صفائی ہونی چاہئے اور پھر حدیثوں میں آیا ہے کہ دھونی وغیرہ دے کر ہوا کو بھی صاف رکھنا چاہئے اس کا بھی باقاعدہ انتظام ہونا چاہئے۔ لیکن (بیوت الذکر) میں خوشبو کے لئے بعض لوگ اگربتیاں جلا لیتے ہیں۔ بعض دفعہ اس کا نقصان بھی ہو جاتا ہے، پاکستان میں ایک (بیت) میں اگربتی کسی نے لگا دی اور آہستہ آہستہ الماری کو آگ لگ گئی نقصان بھی ہوا۔ ایک تو یہ احتیاط ہونی چاہئے کہ جب موجود ہوں تب ہی لگے۔ دوسرے بعض اگربتیاں ایسی ہوتی ہیں جن میں اتنی تیز خوشبو ہوتی ہے کہ دوسروں کے لئے بجائے آرام کے تکلیف کا باعث بن جاتی ہیں۔ اس سے اکثر کو سر درد شروع ہو جاتی ہے۔ تو ایسی چیز لگانی چاہئے یا دھونی دینی چاہئے جو ذرا ہلکی ہو۔

(الفضل 20 جولائی 2004ء)

خدام الاحمدیہ کی ذمہ داری

حضور نے 25 دسمبر 2006ء کو مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ جرمنی کو ہدایات دیتے ہوئے فرمایا:-

جماعتی بلڈنگز میں خدام الاحمدیہ کو پھول پھلواڑیاں لگانے کا کام سنبھالنا چاہئے۔ جیسا کہ میرے توجہ دلانے پر خدام الاحمدیہ یو۔کے نے اسلام آباد میں گھاس کی کٹنگ اور پھول پودوں کا انتظام سنبھالا ہوا ہے۔ (الفضل 6 جنوری 2007ء)

اطفال کے نام پیغام

شجرکاری سے متعلق ربوہ کے بچوں کے نام ایک پیغام میں 7 جون 2003ء کو حضور نے فرمایا:-

"حضرت مصلح موعود کی خواہش تھی کہ میں نے رویا میں دیکھا تھا۔ ربوہ کی زمین کے متعلق کہ باقی جگہ تو یہی لگتی ہے لیکن یہاں سبزہ نہیں ہے، Greenary نہیں ہے وہ امید ہے انشاء اللہ ہو جائے گی۔ حضرت مصلح موعود نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بارے میں ربوہ کے لوگ بہت کوشش کر رہے ہیں، خاص طور پر اطفال اور خدام نے بہت کوشش کی ہے انہوں نے وقارعمل کرکے، ربوہ کو آباد

باقی صفحہ 7 پر

ش۔ آرائیں

عزیزم احمد چوہدری کی یاد میں

میرا بھتیجا احمد چوہدری ولد محمد اشرف صاحب 25/اگست 2007ء کی شام کو Trenton (کینیڈا) میں اونٹاریو جھیل میں ڈوب کر فوت ہوگیا۔

ریسکیو ٹیم کی بہت کوشش کے بعد احمد مل گیا مگر وہ اپنے سب پیاروں کو چھوڑ کر بہت دور جا چکا تھا اور اپنے مالک حقیقی سے جاملا تھا۔ 17 سالہ احمد چوہدری نے اپنے دوستوں کی جان بچاتے ہوئے اپنی جان قربان کردی۔

احمد جو کسی کی چھوٹی سی تکلیف سے بے چین ہو جاتا تھا، آج سب کے غم سے بے نیاز تھا۔ آج اس کی روشن آنکھیں جو ہر وقت کسی سوچ اور ارادے سے چمکتی رہتی تھیں، بند تھیں۔ خوبصورت ماتھے پر چمکتے ہوئے گھنے بال تھے۔ آج معصوم چہرے پر سکون کے سائے تھے جیسے کہہ رہا ہو کہ آج میں نے اپنے مقصد کو پالیا ہے۔ احمد جو زندگی میں کوئی بڑا کام کرنا چاہتا تھا، جس کو زندگی کا ہر لمحہ کسی مقصد سے گزارنے کا ڈھنگ آتا تھا، آج اس کی موت بھی قربانی کی ایک مثال بن گئی۔

26/اگست 2007ء کے "Canada Post" کے Front Page پر احمد کی تصویر تھی۔ لکھا تھا۔

"Choudhry The Hero"

جس نے اپنے ایک دوست کو بچالیا اور دوسرے کو بچانے کے لئے اپنی جان کی قربانی دے دی۔

25/اگست کی صبح احمد اپنے کچھ کلاس فیلوز اور ان کی فیملی کے ساتھ پکنک کے لئے Lake Ontario جا رہا تھا۔ اپنی امی کو فکرمند دیکھ کر بار بار ان کو گلے سے لگا کر وعدہ کیا کہ وہ پانی میں نہیں جائے گا۔ احمد اپنی امی کا بہت خیال رکھتا تھا۔ بہت احساس کرتا تھا۔ اس کا انداز محبت پہلے بھی ایسا ہی ہوتا تھا مگر اس دن بار بار مڑ مڑ کر تاکیدیں کرتا رہا کہ امی آپ نے فکر نہیں کرنا۔ میں آپ کو بار بار فون کروں گا۔ پھر راستے سے اپنی بہن (شیری) کو فون کیا کہ میں جتنی دیر گھر سے باہر رہوں، امی کا خیال رکھنا اور ان کے ساتھ رہنا۔ وہاں پہنچ کر بہن کو Text کیا کہ ان کے لئے فلاں فلاں چیز کھانے کی لے آؤ۔

احمد اپنی امی سے کئے وعدے کے مطابق پانی میں نہیں گیا تھا۔ جھیل کے کنارے چلتے چلتے کچھ بچے گہرے پانی میں پھسل گئے۔ احمد جو کہ اچھا تیراک تھا اور اس نے Scuba Diving کا Licence بھی کچھ عرصہ پہلے حاصل کیا تھا، ان کو ڈوبتے ہوئے نہ دیکھ سکا اور کپڑوں سمیت ہی پانی میں چھلانگ لگادی۔ ایک کو تو بچانے میں کامیاب ہوگیا مگر دوسرے تک پہنچتے ہی ایک تیز لہر اسے گہرے پانی میں لے گئی۔ چند لمحوں میں ہی دونوں بچے بے رحم لہروں میں اوجھل ہوگئے اور پھر Police نے اطلاع دی کہ احمد لاپتہ ہے۔

عموماً 17 سال کی عمر بہت پیاری، لاابالی اور مستقبل کی فکروں سے آزاد ہوتی ہے۔ زندگی کے نئے نئے تجربات میں محو انسان کو زندگی صرف آسان اور رنگین ہی دکھائی دیتی ہے۔ طبیعت ابھی فکروں اور گہرے احساسات سے ناآشنا ہوتی ہے۔ گہری سوچیں، فکر اور فلسفہ تو آہستہ آہستہ عمر کے ساتھ ملتی ہوئی کامیابیوں، ناکامیوں اور آزمائشوں کے ساتھ پیدا ہوتا ہے۔ احمد کی تحریریں، سوچ، فکر، فلسفہ، عملی اقدام اور پھر اس کی Accomplishments کو دیکھ کر یوں محسوس ہوتا ہے کہ وہ زندگی کے گہرے فلسفے کو اتنی مختصر سی زندگی میں ہی سمجھ گیا تھا جو ایک لمبی عمر گزار کر بھی انسان سمجھ نہیں پاتا۔ مجھے ابراہیم لنکن کا یہ قول یاد آ گیا۔

"آخر میں یہ فرق نہیں پڑتا کہ زندگی میں دن کتنے ہیں۔ صرف یہ فرق پڑتا ہے ان دنوں میں زندگی کتنی ہے"۔

ہماری امی یعنی احمد کی دادی جان جن کی ساری زندگی جماعت کی خدمت، خدمت خلق اور مختلف مقاصد سے بھرپور تھی، فارغ رہنے کو سخت ناپسند کرتی تھیں اور اکثر یہ شعر پڑھا کرتی تھیں۔

اپنی اس عمر کو اک نعمت عظمیٰ سمجھو
بعد میں تاکہ تمہیں شکوہ ایام نہ ہو

وہ کہا کرتی تھیں کہ کوئی کام مشکل نہیں ہے۔ اگر انسان کے لئے ایک کام کرنا ممکن ہے تو دوسرا بھی وہ کرسکتا ہے۔ انسان اپنی ہمت سے جو بھی پانا چاہے، پاسکتا ہے یا جو بھی بننا چاہے بن سکتا ہے۔

جس طرح وہ اپنی زندگی میں طرح طرح کے Challenges لئے رہتی تھیں۔ اسی طرح احمد بھی اتنی چھوٹی عمر میں اپنے دوستوں کا حوصلہ بڑھایا کرتا تھا کہ تم ضرور کچھ کرو گے اور خاص طور پر اپنے سب سے پیارے دوست حسن کو۔ وہ بتاتا ہے کہ احمد کس کس طرح اسے Motivate کرتا تھا۔ شیری اور ثمین کو ہر وقت مستقبل کے مشورے دیا کرتا تھا۔ دونوں سے چھوٹا تھا مگر وہ کہتی ہیں کہ احمد ہمیں ایسے سنبھالتا تھا اور مشورے دیتا تھا جیسے ہمارا بڑا بھائی ہو۔

احمد کی چھوڑی ہوئی ایک ایک چیز اس بات کا ثبوت تھی کہ اس بچے کا وقت کیسے گزرتا تھا۔ لگتا تھا دادی کی سب نصیحتیں اس تک پہنچ گئی تھیں۔ وہ وقت کی قدر پہچانتا تھا۔ وہ کئی قسم کی تعمیری مصروفیات میں مگن تھا۔ اس کی Collection، اخباروں کے تراشے جن پر طرح طرح کی معلومات اکٹھی کی گئی تھیں۔ اس کی مختلف کامیابیوں پر لکھے ہوئے اخباروں کے مضامین، پوری فیملی کی تصویریں اس کے کمرے کی دیوار پر لگی تھیں۔ احمد ایک اچھا آرٹسٹ بھی تھا۔ مختلف ملازمتوں، کاموں اور کورسز کے فارم پُر کرکے رکھے تھے۔ اس سے اندازہ ہوتا تھا کہ آگے کے منصوبے اس نے کتنے اچھے طریقے سے کر رکھے تھے۔ پھر ایوارڈز اور ٹرافیاں جو کہ ہر دو Sports اور تعلیمی کامیابیوں کا ثبوت ہیں۔ پھر ایک کتاب جو احمد کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔ اس میں ڈرائنگ، فیملی کی تصویریں اور اس کی تحریریں۔ یہ کتاب اس نے 14 سال کی عمر میں لکھی تھی۔ اس عمر میں اس کی سوچ کی گہرائی نظر آتی ہے۔

احمد نے سکول میں گیارہویں گریڈ میں بارہویں گریڈ کے آدھے کورسز 90 فیصد سے اوپر نمبر لے کر ختم کرلئے تھے۔ پوری گرمیوں میں پڑھائی ہی کرتا رہا تھا اور ساتھ ہی Minnie MBA کا کورس بھی ختم کرلیا تھا۔ احمد کی شدید خواہش تھی کہ جب جلسہ پر حضور تشریف لائیں تو اس کا نام ان کے سامنے پیش ہو۔ کہتا تھا مجھے پتہ ہے کہ احمدیت بالکل سچی جماعت ہے۔

اس کے علاوہ احمد کی طبیعت میں ماں باپ کا احساس، جماعت کی خدمت، جماعت سے محبت، ملک سے محبت، بزرگوں اور رشتہ داروں سے تعلق اور پیار کا سلوک، مہمانوں کی خدمت، دوستوں کی راہنمائی۔ ان سب کو نبھانے کا بہت خوبصورت فن آتا تھا اور ہر پہلو سے سب کے ساتھ اس کا تعلق مکمل نظر آتا تھا۔

مجھے جو تھوڑا وقت اس کے ساتھ گزارنے کا موقع ملا تو اسے دیکھ کر میں نے سوچا کہ واقعی اس بچے کو خدا تعالیٰ نے غیر معمولی صلاحیتیں دے رکھی ہیں۔ اس کی امی سے میں نے کہا کہ آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ کا بچہ اتنا خدمت گزار اور لائق ہے۔ پڑھائی کے ساتھ ساتھ جہاں وہ گھر اور باہر کی بہت سی ذمہ داریاں اٹھائے ہوئے تھے۔ میری خدمت ایسے کر رہا تھا کہ جیسے میں اس کی ذمہ داری ہوں۔ ماں باپ کی بہت خدمت گزار تھا۔ ان کی ہر ضرورت کا خیال رکھتا تھا۔ اپنی امی کے پاؤں دبانا، ان کے کھانے کا خیال رکھنا۔ یہاں تک کہ مشورہ دیتا تھا کہ آج کیا پہنیں۔ اپنے ابا سے کہتا تھا کہ اب آپ فکر نہ کریں۔ میں جاب کروں گا اور گھر کے سارے بل خود ادا کیا کروں گا۔ کوئی رشتہ دار مشکل میں ہوتا تو کہتا کہ ہمیں اس کی مدد کرنی چاہئے۔

دادی کی جائے نماز پر نماز پڑھتا۔ اپنی خالہ تارا سے جن کے ساتھ اس کے بچپن کا کچھ حصہ گزرا، بے حد محبت کرتا تھا۔ ان کی خدمت کے لئے ہر وقت تیار رہتا تھا اور کہتا تھا بڑے ہوکر میں انہیں سنبھالوں گا۔ باقی تمام رشتہ داروں چچا، ماموں، خالہ، پھوپھو سب کے ساتھ بہت پیار کا اظہار کرتا رہتا تھا۔ اپنے دوستوں کے ماں باپ تک کا بھی خیال تھا۔ اپنے دوست حسن کو امی کو آتے جاتے قلفی دے کر جاتا تھا۔ اسے پتہ تھا کہ انہیں قلفی پسند ہے۔ اتنی چھوٹی عمر میں محبتوں کے اتنے پیارے تحفے سب کو دے گیا۔

احمد کی سکول کے بہت سے کلبز (Clubs) میں نمایاں پوزیشن تھی۔ خاص طور پر بزنس کلب کا صدر تھا اور نوجوان لڑکوں کو Motivate کرتا تھا۔ اس کے علاوہ ماحول کے بارے میں بھی بہت خیال رکھتا تھا اور اس کلب کی طرف سے چندہ بھی اکٹھا کرتا تھا۔ اس کے علاوہ سکول میں سوکر کی ٹیم کا کوچ بھی تھا۔ چھوٹے بچوں پر بھی بہت توجہ دیتا تھا اور ان کو گائیڈ کرتا تھا۔

اونٹاریو پولیس نے اپنے "Commissioners Citation of Bravery Award" کے لئے احمد کا نام منتخب کیا ہے۔ اسی طرح یادگاری باغ میں اس کے نام کا Plaque لگوانے کا ارادہ ہے۔ فیملی اور دوستوں نے پارک کے Benches اس کے نام پر لگوانے کا ارادہ کیا۔ اس کے علاوہ اس کے نام کی Charity سے مستحقین کی مدد ہوگی۔

احمد کا وجود ایسے وجودوں میں سے تھا جو مختصر سی زندگی میں ہی اپنے نیک نمونہ کی وجہ سے دلوں پر ایک گہرا تاثر چھوڑتے ہیں۔ لوگوں کی زندگیوں میں ایک مثبت سوچ بھرتے ہیں۔ اپنے آرام اور جان کی پرواہ کئے بغیر قربانی دے کر سب کی مدد کرتے ہیں۔ ذہانت اور فراست سے سب معاملات سنبھالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ماں باپ کا حق پہچانتے ہوئے ان کی ذمہ داری وقت سے پہلے سنبھالتے ہیں۔ زندگی کے ایک ایک لمحے کو انعام سمجھتے ہوئے وقت کا صحیح استعمال کرتے ہیں۔

ایسے پیار و محبت کے پھول دلوں میں کھلانے والے وجود کی جدائی میں غم کی شدت اور تڑپ ایسی زیادہ ہوتی ہے کہ برداشت کی قوت جواب دے جاتی ہے اور غم کی شدت سے آنسوؤں کا سیل رواں بہنے لگتا ہے۔ مگر خدا کی تقدیر کے سامنے سر جھکانا پڑتا ہے۔ اس کی مصلحتیں ہم نہیں سمجھ سکتے۔ وہ قادر ہے اور وہی جانتا ہے۔

احمد خدا کی طرف سے ایک تحفہ تھا۔ پیار کا خزانہ تھا۔ ماں باپ اور بہنوں کے دل کی ٹھنڈک تھا۔ اپنے روشن مستقبل کی طرف بہت تیزی سے قدم بڑھا رہا تھا۔ اتنے ارمان اس کے ننھے سے وجود میں تھے کہ کس کس کا بوجھ ابھی سے اس نے اٹھانا تھا۔ اس کی جدائی سے دل پھٹ رہا ہے۔ خدا تعالیٰ کا احسان بھی تو سامنے ہے کہ اس رحمان خدا نے اتنا پیارا تحفہ ہمیں بھیجا جو اتنے مختصر سے وقت میں ایسی پیاری یادیں چھوڑ گیا۔ ہمارے دلوں میں ہمیشہ کے لئے محبتوں کے پیغام بھر گیا۔ آج ہم فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ واقعی یہ خدا کا ہم پر بڑا انعام تھا۔ اس فانی دنیا سے تو سبھی نے جانا ہے۔ سورۃ الرحمٰن کی یہ آیت سامنے تھی کہ

ہر چیز فانی ہے مگر تیرے رب کا جاہ و حشم باقی رہے گا جو صاحب جلال و اکرام ہے۔ پس تم اپنے رب کی کس کس نعمت سے انکار کرو گے۔

اب تو یہی دعا ہے کہ وہ رحیم و کریم خدا اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دے۔ اس سے شفقت کا سلوک فرمائے اور احمد نے فرمانبرداری اور قربانی کی جو مثالیں قائم کیں، نئی نسل کو ان سے فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور ہم سب کو جو صبر اس کی خاص عنایت سے ملا اسے قائم رکھے اور ہمیں اپنی رضا پر راضی ہونے والا بنائے۔ آمین

ماخوذ

علامات جو خطرے کی نشان دہی کرتی ہیں انہیں کبھی نظر انداز نہ کریں

جسم میں اکثر یا اچانک ہونے والے درد یا علامات بعض اوقات کچھ بھی نہیں ہوتے اور انہیں صرف وہم سمجھا جاتا ہے لیکن انہیں ہمیشہ نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ کبھی کبھی ایک چھوٹی سی علامت بھی کسی بڑے خطرے کا پتہ دیتی ہے۔ ہیلتھ اینڈ نیوٹریشن کی اپریل 2007ء کی ایک حالیہ رپورٹ کے مطابق جسم میں 24 ایسی علامات ہیں جنہیں ہمیشہ نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ ان علامات کو وارننگ سائن کا نام دیا گیا ہے۔ اس رپورٹ کے مطابق اگر کسی شخص کو یہ علامات بار بار محسوس ہوں تو اسے کیا کرنا چاہئے اور یہ علامات آگے چل کر کس طرح کا خطرہ پیدا کر سکتی ہے۔

علامت

بغیر ورزش کئے اچانک سانس لینے میں دشواری ہو۔

وجہ

1۔ یہ علامات Pulmonary Embolism کی ہو سکتی ہے۔ یعنی پھیپھڑوں میں لوتھڑا بننے سے نالیوں کا بند ہو جانا۔ 2۔ دل کا دورہ

کیا کریں

ورزش یا جسمانی کام کے بعد سانس چڑھنا قدرتی عمل ہے۔ لیکن اگر اچانک بیٹھے بیٹھے سانس لینے میں دشواری ہو، سینہ جکڑا ہوا محسوس ہو تو یہ پھیپھڑوں میں لوتھڑا بننے کی نشانی ہو سکتا ہے۔ یہ لوتھڑا سانس کی نالیوں کو بند کر سکتا ہے جس سے سانس لینے کا عمل دشوار ہو جاتا ہے لہٰذا ایسی کسی بھی صورت میں فوری ڈاکٹر سے رجوع کریں۔ اس کے علاوہ اچانک سانس لینے میں دشواری شروع ہونا دل کے دورے یا ہارٹ فیلیئر کی علامت بھی ہو سکتا ہے۔ دونوں حالتیں ایسی ہیں جن میں فوری طور پر ہسپتال جانا چاہئے کیونکہ اگر سانس کی دشواری کی وجہ ان میں سے کچھ ہے تو یہ جان لیوا ہو سکتا ہے۔

علامت

......دل کی تیز دھڑکن

وجہ

......دل کا دورہ Arrythmia بلڈ شوگر کی کمی

کیا کریں

فوری ڈاکٹر سے رجوع کریں۔ دل کی دھڑکن اچانک تیز ہونے لگے' مریض کو گھبراہٹ ہونے لگے' دل ڈوبنے لگے تو یہ دل کا دورہ دل کی بے ربط دھڑکن بلڈ شوگر کم ہونا یا بلڈ پریشر گرنے کی نشانی ہو سکتا ہے۔ ذیابیطس کے مریض اپنے پاس بلڈ شوگر چیک کرنے والا آلہ گلوکو میٹر رکھیں اگر یہ آلہ موجود نہ ہو تو فوری میٹھا کھا لیں۔ دل کے مریض یا بلڈ پریشر کے مریض اپنے پاس انجی سیڈ کی گولیاں رکھیں۔ ایسی حالت میں زبان کے نیچے گولی رکھیں اور جلد ڈاکٹر کے پاس جائیں۔

علامت

......صبح بستر سے اٹھنے پر چکرانا۔

وجہ

......بلڈ پریشر کم ہونا

کیا کریں

......صبح یا کسی بھی وقت بستر سے اٹھنے پر سر چکرائے اور خود کو گرتا ہوا محسوس ہو تو ایسی حالت کو Orthostatic Hypotension کہا جاتا ہے۔ اس کی وجہ جسم میں پانی یا نمکیات کی کمی' ذیابیطس' دل کی تکلیف' ادویات کا اثر' خصوصاً پیشاب آور ادویات یا پارکنسنز ہو سکتا ہے۔ دوسری اہم وجہ Vertigo ہے۔ ورٹائگو کان کے درمیانی یا اندرونی حصے میں کسی انفیکشن یا مسئلے کی وجہ سے ہوتا ہے جس سے جسم کا توازن خراب ہو جاتا ہے۔ کسی بھی وجہ کی تشخیص کے لئے ڈاکٹر سے رجوع کریں اور اسے معمولی سمجھ کر نظر انداز مت کریں۔ Or-Hypt کو جاننے کے لئے مریض کو لٹا کر' بیٹھا کر اور کھڑا کرنے کے بعد بلڈ پریشر چیک کیا جاتا ہے۔ اگر بلڈ پریشر کا فرق 10/15 سے زیادہ ہو تو تشویش کا باعث ہے۔

علامت

پیشاب کے قطرے خارج ہونا

وجہ

پیشاب کی نالی' مثانے یا گردے میں انفیکشن پراسٹیٹ گلینڈ کا بڑھنا' ذیابیطس' کمر کے نچلے مہروں کی تکلیف کی وجہ سے نسوں پر پریشر پڑتا ہے جس کے بعد پیشاب کے قطرے خارج ہونے یا پیشاب رکنے کی تکلیف ہو سکتی ہے۔

کیا کریں

ڈاکٹری معائنہ کروائیں' پیشاب کا لیبارٹری ٹیسٹ پراسٹیٹ کا ٹیسٹ اور بلڈ شوگر ٹیسٹ کروائیں۔

علامت

پیشاب یا پاخانے کی رنگت میں تبدیلی

وجہ

پیلی رنگت جگر یا پتے کی خرابی ظاہر کرتی ہے جبکہ پیشاب میں سرخی مائل رنگت انفیکشن یا السر ظاہر کرتی ہے جبکہ قدرے سرخ رنگت بڑی آنت کا السر' ٹائیفائیڈ' انفیکشن' بواسیر' پیٹ کے کیڑے ظاہر کرتی ہے۔

کیا کریں

پیشاب یا پاخانے کا لیبارٹری ٹیسٹ کروائیں تاکہ انفیکشن یا پیٹ کے کیڑوں کی نشاندہی ہو سکے۔

علامت

سر میں مسلسل درد

وجہ

مائیگرین' نظر کی کمزوری' ٹیومر

کیا کریں

ڈاکٹر سے رجوع کریں۔ اگر سر درد نظر کی کمزوری کی وجہ سے ہے تو عینک اس کا علاج۔ مائیگرین کا درد تشخیص کرنے کے لئے ڈاکٹر کو درد کی شدت اوقات بتائیں اور مائیگرین کی مخصوص ادویات لیں۔ البتہ اچانک شدید درد، بار بار درد' گولیوں سے آرام نہ آنا' درد کے ساتھ متلی' قے' چکرانا' بے ہوشی' آنکھوں سے پانی بہنا کو معمولی سر درد نہیں سمجھنا چاہئے۔ بلکہ فوری ڈاکٹر سے رجوع کریں تاکہ ٹیومر کی موجودگی کو نظر انداز نہ کیا جائے۔

علامت

آنکھ کا اخروٹ کے برابر سوجنا

وجہ

Optic Neuritis آپٹک نیورائٹس

کیا کریں

O.N ایک میڈیکل ایمرجنسی ہے جس میں فوری ڈاکٹر سے رجوع کرنا ضروری ہے کیونکہ اس تکلیف میں آنکھوں کی نسیں Nerves میں الرجی یا انفیکشن ہو جاتی ہے۔ اگر بروقت علاج شروع ہو جائے تو آنکھ بچ جاتی ہے۔ دیر کرنے کی صورت میں بینائی متاثر ہوتی ہے۔

علامت

کانوں میں درد اور ہر چیز دھندلی نظر آنا یا ڈبل نظر آنا۔

وجہ

کان کے درمیانی حصے کی انفیکشن

کیا کریں

کان کے درمیانی حصے کی انفیکشن بڑھ کر اندرونی حصے تک پہنچ سکتی ہے جہاں سے یہ انفیکشن دماغ تک پہنچ جاتی ہے اگر یہ علامات مسلسل ہوں اور ایک دن سے زیادہ رہیں تو فوری ڈاکٹر سے معائنہ کروائیں تاکہ بروقت علاج کیا جا سکے۔ چوبیس گھنٹے کے اندر مریض کو کان کے درد کے ساتھ قے متلی' دھندلا پن' گردن اکڑنا' کان کے بیرونی پچھلے حصے پر سوجن' تیز بخار یا چہرے کا فالج ہو سکتا ہے۔ اس لئے علامات شروع ہونے پر ہی ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

علامت

وزن میں اچانک شدید کمی۔

وجہ

ہارمون کی خرابی۔ ٹی بی۔ کینسر

کیا کریں

بخار' بھوک کی کمی اور وزن میں کمی ٹی بی کی نشانی ہے جبکہ وزن میں ہارمون کی خرابی کے باعث بھی ہو سکتی ہے۔ اگر چند ہفتے کے اندر ہی وزن میں 10 سے 15 پاؤنڈ کمی ہو جائے تو کینسر کی تشخیص کے لئے مکمل طبی معائنہ ضرور کروائیں۔

علامت

گرائن انجری

وجہ

Testicular Torsion

کیا کریں

گرائن انجری کے ساتھ اگر Testes میں کھچاؤ آ جائے تو درد کے ساتھ سوجن ہو جاتی ہے۔ فوری ڈاکٹر سے رجوع کریں۔ 12 گھنٹے کے اندر سرجری کی ضرورت ہوتی ہے ایسی حالت میں Testes کو بچایا جا سکتا ہے۔

علامت

پیروں کے نیچے سوئیاں چبھنا

وجہ

Neuropathy نیوروپیتھی

کیا کریں

پیروں میں سوئیاں چبھنا یا ہاتھوں میں سوئیاں چبھنا' دراصل Nerves کی تکلیف کی نشاندہی کرتا ہے۔ اگر پیروں میں مسلسل سوئیاں چبھتی محسوس ہوں تو یہ نسوں کے سروں کے کمزور پڑنے کی علامت ہے۔ یہ حالت اکثر ذیابیطس میں ہو جاتی ہے۔ جسم کے کسی حصے پر سوئیاں چبھنا نسوں کے دباؤ کو ظاہر کرتا ہے جسے Nerve Compression کہتے ہیں۔

علامت

جسم پر پڑے نیل بہت دیر سے ختم ہونا یا نہ ختم ہونا۔

وجہ

......ذیابیطس

کیا کریں

زخم چوٹ نیل کا بہت دیر سے صحیح ہونا یا بالکل صحیح نہ ہونا ذیابیطس کی علامت ہے۔ خصوصاً اگر اس کے ساتھ ہاتھوں پیروں میں سوئیاں چبھتی ہوں، جلد پر

خارش رہے خصوصاً پیشاب والی جگہ پر خارش' پیشاب کی زیادتی ' پیاس کی شدت محسوس ہو تو ڈاکٹر سے رجوع کریں اور بلڈ شوگر چیک کروائیں۔

علامت

دانتوں پر ٹھنڈا گرم لگنا۔

وجہ

دانتوں میں کیڑا یا انفیکشن' مسوڑھوں کی سوجن

کیا کریں

دانتوں میں کیڑا یا دانتوں اور مسوڑھوں کی سوجن کی انفیکشن میں دانتوں اور مسوڑھوں پر ٹھنڈا گرم بہت زیادہ لگتا ہے۔ مسوڑھے سوجے رہتے ہیں دانتوں کا رنگ بدل جاتا ہے منہ سے بدبو آنے لگتی ہے۔ دانتوں کے ڈاکٹر سے معائنہ کروائیں۔ انفیکشن ہونے کی صورت میں دانتوں کی جڑ پر پیپ ہوگی جسے پہلے اینٹی بائیوٹک سے ختم کیا جاتا ہے پھر دانتوں کی بھرائی کی جاتی ہے۔

علامت

چند سیکنڈ کے لئے کچھ نظر نہ آنا۔

وجہ

فالج کا خطرہ

کیا کریں

اگر آپ کو ہائی بلڈ پریشر ہے' کولیسٹرول نارمل سے زیادہ ہے' جسم کا کوئی حصہ کمزور محسوس ہوتا ہے۔ اکثر چند سیکنڈ کے لئے اچانک نظر آنا بند ہو جاتا ہے تو یہ فالج کا خطرہ ہے۔ اگر آپ کو کسی وقت اچانک کچھ دیر کے لئے نظر آنا بند ہو' بولنے میں دشواری ہو' جسم کا توازن خراب ہو تو آپ نیم بے ہوش یا مکمل بے ہوش ہوئے ہوں تو یہ TIA کی علامات ہیں۔ یوں سمجھیں یہ TIA فالج کی ابتدائی قسم ہے۔ فوری ڈاکٹر سے ملیں تاکہ دماغ کا معائنہ ہو سکے۔

علامت

سینے میں بالکل درمیان میں درد

وجہ

انجائنا

کیا کریں

اکثر اوقات اگر سینے میں بالکل درمیان میں بوجھ' کھچاؤ' درد یا گھٹن ہو تو یہ دل کی بیماری کی نشاندہی کرتا ہے۔ خون کی نالیوں کے اندرونی سطح پر خون کا لوتھڑا بننے لگتا ہے۔ یہ لوتھڑے نالیوں کی دیواروں سے چپکے رہتے ہیں لیکن اگر کسی وقت یہ دیوار سے الگ ہو جائیں تو خون کی نالی کے اندر آ جاتے ہیں اور نالی کو بند کر سکتے ہیں۔ ایسے لوتھڑے کو Plaque کہا جاتا ہے۔ خون کا لوتھڑا اگر بننے لگے تو نالیوں کے حجم کو تنگ کر دیتا ہے جس سے اکثر اوقات انجائنا کا درد ہوتا ہے۔ اگر اسے بروقت تشخیص نہ کیا جائے تو اگلے چھ ماہ سے ایک سال کے دوران ہارٹ اٹیک ہو سکتا ہے۔

علامت

شدید کمر درد۔

وجہ

ریڑھ کی ہڈی کے مہرے میں خرابی

کیا کریں

ریڑھ کی ہڈی کے مہروں میں فاصلہ بڑھنے یا کم ہونے' ہڈیوں کی انفیکشن سے نسوں پر دباؤ پڑتا ہے جس سے کمر میں شدید درد شروع ہو جاتا ہے۔ خصوصاً اگر مریض کو درد کم کرنے والی ادویات سے آرام نہ آئے تو مریض کو کمر کا ایکسرے یا سی ٹی سکین یا ایم آر آئی کروا کر دیکھنا چاہئے کہ ہڈیوں میں کس نوعیت کا مسئلہ ہے۔

علامت

ٹانگ میں سوجن اور درد

وجہ

Deep vein Thrombosis

کیا کریں

زیادہ دیر بیٹھے یا لیٹے رہنے سے ٹانگوں میں خون اکٹھا ہو جاتا ہے جس سے خون کی نالی میں لوتھڑا بن سکتا ہے۔ اسے DVT کہتے ہیں۔ اگر یہ DVT ہے تو ٹانگوں کی مالش ہرگز نہ کریں۔ ایسا کرنے سے لوتھڑا نالیوں سے نکل کر پھیپھڑوں کی طرف جا سکتا ہے جو انتہائی خطرناک اور جان لیوا ہو سکتا ہے۔ ایسے مریضوں کو Venogram کروانے کا مشورہ دیا جاتا ہے جس سے DVT کی تشخیص ہو سکے۔ خون کے لوتھڑے کو ادویات کے ذریعے ختم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو تو پھر سرجری کی جاتی ہے۔

علامت

پیٹ میں شدید درد

وجہ

کئی وجوہات ہیں۔

کیا کریں

پیشاب کرتے وقت جلن اور درد' مثانے پیشاب کی نالی یا گردے کی انفیکشن ظاہر کرتا ہے۔ خصوصاً اگر پیشاب کا رنگ قدرے بدلا ہو۔ پیشاب کے ٹیسٹ سے انفیکشن کنفرم ہو سکتی ہے اور اسی کے مطابق اس کا علاج کیا جا سکتا ہے۔ 50 سال کے اوپر کے مردوں میں اگر یہ علامات بہت زیادہ ہوں خصوصاً پیشاب کا کنٹرول بہت کم ہو اور بار بار پیشاب کی حاجت ہو تو مثانے میں پتھری یا مثانے کے کینسر کے لئے تشخیص ضروری ہے۔

(خبریں میگزین 6 مئی 2007ء)

☆......☆......☆

یہ دولت ہم سنبھالیں گے

خلافت کے امیں ہم ہیں امانت ہم سنبھالیں گے
جو نعمت چھن چکی پہلے وہ نعمت ہم سنبھالیں گے

خلیفہ کے لبوں سے جو گل و جوہر بکھرتے ہیں
بڑے انمول موتی ہیں، یہ دولت ہم سنبھالیں گے

دسمبر کے مہینے میں جو وصل یار ہونا ہے
برس ہا تک نگاہوں میں وہ ساعت ہم سنبھالیں گے

اسی کی رہبری میں یہ فلک تک جو رسائی ہے
قسم مولا کی کھاتے ہیں یہ قامت ہم سنبھالیں گے

جو بازو کٹ گرے اپنے تو دانتوں سے اُٹھائیں گے
بہر قیمت لوائے احمدیت ہم سنبھالیں گے

مرے رہبر! مرے مرشد! ترے خدام کہتے ہیں
تمہیں چھاؤں میں رکھیں گے تمازت ہم سنبھالیں گے

فرازؔ اپنی تو عادت ہے وفا کی راہ میں مٹنا
جہاں تک بس چلا اپنا یہ عادت ہم سنبھالیں گے

اطہر حفیظ فرازؔ

دارچینی اور پودینے کی خوشبو

دارچینی اور پودینے کی خوشبو اعصاب کو سکون دیتی ہے اور اگر یہ خوشبو آپ کی کار میں موجود ہو تو ٹریفک جام کی پریشانی میں آپ کے اعصابی تناؤ کو کم کر سکتی ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق پودینے کی خوشبو اعصابی تناؤ اور تھکن کو 20 فیصد کم کرتی ہے اور دارچینی اور پودینے دونوں کی خوشبو بے اطمینانی کو 25 فیصد کم کرتی ہے اور ذہن کو 30 فیصد زیادہ چوکس رکھتی ہے۔ ان دونوں چیزوں کو ایک کپڑے کی چھوٹی سی تھیلی میں ڈال کر آپ بھی اپنی کار میں رکھ سکتے ہیں۔ تاکہ بے ہنگم ٹریفک میں کچھ تو سکون کا سانس مل سکے۔

(ماخوذ ماہنامہ ''قومی صحت'' لاہور ستمبر 2006ء)

☆......☆......☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم مبشر احمد شاد صاحب مربی ضلع سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

عزیزم تجیل احمد ابن مکرم چوہدری خلیل احمد بھٹی صاحب کی تقریب آمین بمقام 98 شمالی ضلع سرگودھا مورخہ 2 جون 2008ء کو بعد نماز ظہر منعقد ہوئی۔ محترم مغفور احمد منیب صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے عزیزم سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ عزیزم تجیل احمد کو قرآن کریم کے فیوض و برکات سے کما حقہ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ نیک اور خادم دین بنائے۔ آمین

نکاح

مکرم عبدالقدیر بھٹی صاحب عمرکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی مکرمہ ڈاکٹر رشیدہ بھٹی صاحبہ کے نکاح کا اعلان مورخہ 4 جولائی 2008ء کو بعد نماز جمعہ بیت الذکر سکرنڈ ضلع نواب شاہ میں مکرم ناصر احمد منظور صاحب مربی سلسلہ نے ایک لاکھ روپے حق مہر پر مکرم ڈاکٹر راشد منہاج صاحب ولد مکرم حفیظ الرحمٰن صاحب کے ساتھ کیا۔ مکرمہ ڈاکٹر رشیدہ بھٹی صاحبہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں جبکہ محترم ڈاکٹر راشد منہاج صاحب المہدی ہسپتال مٹھی ضلع تھرپارکر میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

مکرم عطاء المحسن صاحب کارکن مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ عطیۃ الحی منور صاحبہ اہلیہ مکرم منور احمد صاحب دارالعلوم غربی شاء ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے 7 جولائی 2008ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچے کا نام مصور احمد معوذ عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم چوہدری کمال محمد بقاپوری صاحب مرحوم دارالعلوم غربی شاء ربوہ کا پوتا اور مکرم ناصر احمد صاحب مرحوم دارالعلوم جنوبی بشیر ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت والی لمبی عمر عطا کرے۔ نیک صالح اور خادم دین بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم بلال احمد خان صاحب کارکن دفتر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

میرے والد محترم خادم حسین خان رند صاحب ابن محترم اللہ بخش خان رند صاحب مرحوم سابق کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ مورخہ 24 جون 2008ء کو بوجہ ہیپاٹائٹس بی فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم کی نماز جنازہ اسی روز بعد نماز مغرب بیت المہدی گولبازار میں مکرم قریشی قیصر محمود صاحب نے پڑھائی اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مظفر احمد خالد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔

محترم والد صاحب 1984ء کو بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازی خان سے ہجرت کر کے ربوہ میں رہائش پذیر ہوئے۔ مرحوم بستی رنداں کی جماعت کے سیکرٹری مال اور قائد خدام الاحمدیہ کے عہدوں پر خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ آپ بہت سی صفات کے مالک تھے۔ گھر میں جیسے بھی حالات ہوتے ہمیشہ صبر شکر کرتے اور کبھی بھی زبان پر شکوہ نہ لاتے۔ 2001ء میں اپنے ایک جواں سال بیٹے کی المناک وفات کا صدمہ بہت ہی حوصلہ اور جواں مردی سے برداشت کیا اور خدا کی رضا پر راضی رہے۔ نماز باجماعت کے پابند تھے بہت ہی خوش اخلاق اور ملنسار بھی تھے اپنے دوست احباب سے باقاعدگی کے ساتھ ملتے اور مل کر بہت ہی خوشی کا اظہار کرتے۔

خلافت سے بے انتہا عشق تھا اور جماعت کے بارہ میں بہت ہی غیرت رکھتے تھے۔ محترم والد صاحب مچھلی اور پرندوں کے شکار کے بہت شوقین تھے اکثر دریا وغیرہ پر جاتے تھے۔ محترم والد صاحب نے اپنے پیچھے اہلیہ محترمہ سرور بیگم صاحبہ کے علاوہ 2 بیٹے خاکسار اور مکرم افضال احمد طاہر صاحب اور 5 بیٹیاں مکرمہ مسرت شفیق صاحبہ اہلیہ مکرم ملک محمد شفیق صاحب کارکن وکالت دیوان ربوہ اور مکرمہ ریحانہ فرید صاحبہ اہلیہ مکرم رانا فرید احمد صاحب، مکرمہ حبۃ الجمیل صاحبہ، مکرمہ فرحت نسرین صاحبہ اور مکرمہ طلعت جبین صاحبہ واقفہ نو یادگار چھوڑی ہیں جن میں سے 3 بیٹیاں اور ایک بیٹا غیر شادی شدہ ہیں۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم والد صاحب کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو ان کی اولاد میں جاری رکھے۔ اور تمام پسماندگان کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق اور صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

مشہور ماہر معاشیات

ایڈم سمتھ

سکاٹ لینڈ کا مشہور فلسفی اور ماہر معاشیات ایڈم سمتھ 5 جون 1723ء کو ایڈنبرا کے مقام پر پیدا ہوا تھا۔

1737ء سے 1740ء تک گلاسگو یونیورسٹی اور 1740ء سے 1746ء تک آکسفورڈ (Oxford) یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی۔

دوران تعلیم ایڈم سمتھ کے ذہن پر اس کے عہد کے مشہور معلم اور فلسفی فرانس ہچیسن (Francis Hutcheson) کی تعلیمات نے بڑے گہرے اثرات مرتب کئے۔ ہچیسن کی تعلیمات کا مرکزی نکتہ یہ تھا کہ زیادہ افراد کی زیادہ سے زیادہ راحت پیش نظر رکھنی چاہئے۔ یہی نظریہ ایڈم سمتھ کے لئے مستقل اصول بن گیا۔

آکسفورڈ یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد وہ وطن واپس آ گیا۔ جہاں 1748ء میں اس نے انگریزی ادبیات پر لیکچرز کے ایک سلسلہ کا آغاز کیا۔

لیکچروں کا یہ سلسلہ اس قدر مقبول ہوا کہ 1751ء میں اسے گلاسگو یونیورسٹی میں منطق پڑھانے کی ملازمت مل گئی اگلے برس اس نے فلسفہ اخلاقیات (Moral Philosophy) کی تدریس کا آغاز کیا۔

1759ء میں ایڈم سمتھ کی پہلی کتاب نظریہ عواطف اخلاقی The Theory of Moral sentiments شائع ہوئی۔ تو چاروں جانب اس کی دھوم مچ گئی۔

1763ء میں ایڈم سمتھ نے تدریس کے پیشے کو خیر باد کہا اور ایک امیر Henry Scott, The Third Duke of Bucclcuch کا معلم اور مصاحب بن گیا۔ سمتھ اس کے ہمراہ تین سال مختلف یورپی ممالک کی سیاحت کرتا رہا۔ اس سیاحت میں اسے یورپ خصوصاً فرانس کے فلسفیوں، سیاسی مفکرین اور اقتصادی ماہرین سے شناسائی پیدا کرنے کا موقع ملا۔ جن میں ڈیوڈ ہیوم، روسو والٹیر جیسے عہد ساز مفکرین شامل تھے۔

1766ء میں وطن واپسی کے بعد اس نے اپنی شہرہ آفاق کتاب An inquiry into the nature and causes of the wealth of nations پر جو بالعموم ویلتھ آف نیشنز یا ثروت اقوام کے نام سے معروف ہے کے مسودے پر کام شروع کیا۔

یہ کتاب 1776ء میں شائع ہوئی معاشیات کے موضوع پر دنیا کی پہلی باضابطہ تصنیف تھی اور سرمایہ دارنظام معیشت کی بائبل سمجھی جاتی ہے۔

ایڈم سمتھ فرد کی معاشی آزادی کا قائل تھا۔ اس کے بقول فرد اپنی فلاح و بہبود کا سب سے اچھا منصف خود ہے اور اسے اپنے ذاتی مفاد کی خاطر انتخاب معاش و روزگار میں آزاد ہونا چاہئے افراد کے درمیان مقابلہ اس بات کا ضامن ہے کہ کوئی شخص تادیر بازار میں ناجائز منافع خوری نہیں کر سکتا۔ سمتھ کے مطابق ذاتی مفاد اور مقابلہ ایک غیر مرئی ہاتھ کی مانند ہیں جو معیشت کو وہی کچھ پیدا کرنے کی ہدایت کرتا ہے جس کی سماج کو ضرورت ہوتی ہے۔

سمتھ انسان کے مستقبل کے بارے میں پرامید تھا۔ اسے یقین تھا کہ پیشوں میں مزید تخصیص اور محنت کی تقسیم پیداوار اور معیار زندگی میں اضافے کا سبب ہوگی۔

1778ء میں ایڈم سمتھ سکاٹ لینڈ میں کمشنر آف کسٹمز مقرر ہوا۔ اس نے ایڈنبرا میں رہائش اختیار کی۔ جہاں وہ اپنی وفات 17 جولائی 1790ء تک رہائش پذیر رہا۔

ایڈم سمتھ کی دیگر تصانیف میں Considerations Concerning The First Formation of Languages. Essays on Philosophical Subjects شامل ہیں۔

تاہم ایڈم سمتھ کی سب سے عظیم تصنیف ویلتھ آف نیشنز یا ثروت اقوام کو سمجھا جاتا ہے۔

بقیہ صفحہ 3

کرنے کی کوشش کی ہے۔ لوگ آکے حیران ہوتے ہیں۔ آپ جیسی چھوٹی عمر کے بچوں نے وقار عمل کر کے وہاں پودے لگائے ہیں اور ان کو سنبھالا ہے۔ تو اب میری بچوں سے یہی درخواست ہے یہی میں کہوں گا یہی نصیحت ہے کہ جو پودے آپ نے لگائے ہیں ان کی حفاظت کریں اور مزید پودے لگائیں۔ درخت لگائیں پھولوں کی کیاریاں بنائیں اور ربوہ کو اس طرح سرسبز اور Green Lush (شاداب) کردیں جس طرح حضرت مصلح موعودؓ کی خواہش تھی۔ یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں ان پر عمل کریں ایک تو یہ کہ ربوہ کے ماحول کو سرسبز کریں گے تو ماحول پر ایک خوشگوار اثر ہوگا۔ عمومی طور پر لوگوں کی توجہ ہوگی اور ایک نمونہ نظر آئے گا کہ یہاں کے بچے اور بڑے محنت سے اس شہر کو آباد کر رہے ہیں۔ جبکہ پاکستان میں باقی جگہوں پہ جب تک حکومت مدد نہ کرے کوئی اتنا سبزہ نہیں کر سکتا۔ بلکہ باوجود مدد کے بھی نہیں کر سکتا۔

(الفضل 10 جون 2003ء)

☆☆☆

درخواست دعا

مکرم ناصر احمد صاحب سابق کارکن روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار بلڈ پریشر، خرابی معدہ اور بخار کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆☆☆

انسان کب سے نشہ کر رہا ہے

آثار قدیمہ شہادت دیتے ہیں کہ شراب کی سب سے پہلی فیکٹری 3000 قبل مسیح میں دریائے نیل کے کنارے قائم ہوئی تھی۔ 1492 عیسوی میں کولمبس سمندری سفر کرتا ہوا جب جزائر غرب الہند (ویسٹ انڈیز) پہنچا تو اس نے مقامی باشندوں کو سگریٹ سے شغل کرتے ہوئے دیکھا۔

1600ء میں امریکا میں جیمز ٹاؤن کے باشندوں نے پہلی بار ماری جوانا کاشت کی وہ اس سے مضبوط دھاگا حاصل کر کے اپنے لئے کپڑے اور رسیاں بناتے تھے۔ بعد ازاں یہ چیز نشے کے طور پر استعمال کی جانے لگی۔ 1830ء میں برطانیہ میں بلا کسی روک ٹوک کے شراب استعمال کی جاتی تھی اور اسے برطانوی صنعت میں ایک خاص مقام دیا جاتا تھا۔ ابتدائی انسان نشے کو محض ذہنی آسودگی حاصل کرنے کا ذریعہ سمجھتا تھا۔ علم نہ ہونے کے باعث وہ نشے کی تباہ کاریوں سے ناواقف تھا۔ اس زمرے میں وہ شراب کی بیرونی سطح کی ان خامیوں سے تو واقف تھا جو شرابی اپنی حرکات وسکنات سے ظاہر کرتے تھے تاہم اندرونی طور پر اس کے برے اثرات سے وہ لاعلم تھا۔ سائنس کی ترقی نے آہستہ آہستہ اس پر نشے کی خرابیوں کو آشکارا کرنا شروع کر دیا۔ چنانچہ برطانیہ میں 1919ء میں پاس ہونے والے "نیشنل پروہبیشن ایکٹ" نے شراب نوشی کا زور کم کر دیا۔

1935ء میں امریکا میں ایک سٹاک بروکر اور ایک سرجن نے Alcoholics Anonymous نامی تنظیم کی بنیاد رکھی جو نشے کے عادی افراد کو شراب چھوڑنے کی ترغیب دیتی تھی۔

1971ء میں امریکا کے صدر رچرڈ نکسن نے منشیات کے خلاف جنگ کا اعلان کیا' 1982ء میں امریکا میں کوکین کا نشہ کرنے والوں کی تعداد 10.4 ملین تک جا پہنچی۔ 1985ء میں امریکا کے بڑے شہروں میامی اور نیویارک میں پہلی بار کریک کوکین (Crack Cocaine) سامنے آئی۔ 1994ء میں ٹوبیکو کمپنیوں نے نکوٹین کو نشہ ماننے سے انکار کر دیا۔ غربت اور عدم مساوات نے دنیا بھر میں نشے کے عادی افراد کی تعداد میں بے پناہ اضافہ کر دیا ہے۔ گھریلو ناچاقی اور بے روزگاری کے ہاتھوں ستائے ہوئے افراد نشے میں پناہ ڈھونڈتے ہیں۔ سگریٹ بنانے والی کمپنیاں کروڑوں ڈالر کما رہی ہیں۔ ہر روز نشے کی نئی اقسام سامنے آرہی ہیں اور لوگ اس کے عادی بنتے جا رہے ہیں۔

(سنڈے ایکسپریس 5 اگست 2007ء)

خبریں

اتحادی فوج کی پاکستانی سرحد کے قریب نقل وحرکت میں اضافہ

پاک افغان سرحد پر اتحادی افواج کی نقل وحرکت میں اضافہ ہو گیا ہے، ہیلی کاپٹروں، ٹینکوں، توپوں اور جدید اسلحے سے لیس سینکڑوں اتحادی فوجی شمالی اور جنوبی وزیرستان سے ملحقہ پاک افغان سرحد پر پہنچ گئے، تحریک طالبان پاکستان اور قبائلی سرداروں نے 30 لاکھ سربکفن مسلح قبائلیوں کے ذریعے ملکی سرحدوں کے دفاع کا اعلان کر دیا۔

پاکستان سے انتہا پسندوں کا افغانستان جانا پریشان کن ہے

امریکی صدر بش نے کہا ہے کہ پاکستان سے انتہا پسندوں کی افغانستان میں دراندازی پر وہ بہت پریشان ہیں لیکن نئی پاکستانی حکومت خطرات کو سمجھتی ہے۔ وائٹ ہاؤس میں پریس کانفرنس کے دوران انہوں نے کہا کہ یہ بات نہ صرف ہمارے لئے بلکہ افغانستان کے لئے بھی تکلیف دہ ہے اور پاکستان کے لئے بھی تکلیف دہ ہونی چاہئے کیونکہ ہمارا دشمن ایک ہے۔

اصولی موقف کے باعث پنجاب حکومت جاتی ہے تو جائے

مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں نواز شریف نے لندن میں ایک استقبالیہ میں خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ وہ ججوں کی بحالی کے مشن پر قائم ہیں، اصولی موقف کے باعث ہماری پنجاب حکومت جاتی ہے تو جائے، ہمیں اقتدار نہیں پاکستان کی ضرورت ہے۔

ہائی کورٹ نے نیپرا کو بجلی کی قیمت بڑھانے کے حتمی فیصلے سے روک دیا

لاہور ہائی کورٹ نے اپٹما پنجاب زون کی درخواست پر نیپرا کو لیسکو کے بجلی کے ٹیرف میں مزید اضافہ کرنے کے بارے میں کوئی حتمی فیصلہ نہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ عدالت نے کیس پر مزید کارروائی 15 ستمبر تک ملتوی کرتے ہوئے چیئرمین واپڈا سمیت دیگر مدعا علیہان کو نوٹس جاری کر دیئے ہیں۔

شادابی
خون صاف کرتی اور خون پیدا کرتی ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

طاہر ہومیو پیتھک کنسلٹیشن کلینک
ڈاکٹر مرتضیٰ احمد ایم بی بی ایس K.E ایم ڈی ایران
اللہ کے فضل سے ہر طرح کے پیچیدہ، کرانک اور لاعلاج امراض کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔ مشورہ کیلئے بالمشافہ ملیں یا اپنے مفصل حالات لکھ کر بذریعہ پوسٹ میڈیسن طلب کر سکتے ہیں
424-D فیصل ٹاؤن لاہور نزد گورمے بیکرز
0322-4223537 ☎ 042-5221477

ربوہ میں طلوع وغروب

طلوع فجر	4:35
طلوع آفتاب	6:12
زوال آفتاب	1:14
غروب آفتاب	8:17

کلونجی کی کاشت

کلونجی صوبہ پنجاب اور بلوچستان کے علاقوں میں محدود پیمانے پر کاشت کی جاتی ہے۔ اس کو صوبہ سرحد میں مختلف جگہوں پر چھوٹے قطعات میں ایک نادر فصل کے طور پر کاشت کیا جاتا ہے۔ اس کے بیج ادویات اور اچار میں استعمال کئے جاتے ہیں۔ پاکستان میں کلونجی کی کھپت 200 سے 250 ٹن سالانہ ہے۔ کلونجی کی کچھ مقدار بنگلہ دیش اور ہندوستان سے ملکی ضروریات پورا کرنے کے لئے درآمد کی جاتی ہے۔ اس کی فصل کے لئے میرا زمین اور ہلکی میرا زمین موزوں ہے۔ اس کی فصل کی آبی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے نہری علاقوں میں کاشت کرنا چاہئے۔

(ماہنامہ "معیار" لاہور اکتوبر 2005ء)

خان نیم پلیٹس
ڈیزائننگ، معیاری سکرین پرنٹنگ، اسٹکرز، شیلڈز
If you are looking for SOMETHING DIFFERENT then please call us
5150862-5123862
0321-8406577 knp_pk@yahoo.com

العطاء جیولرز
DT-145-C کری روڈ
ٹرانسفارمر چوک راولپنڈی
پروپرائٹر۔ طاہر محمود ☎ 4844986

طاہر پراپرٹی سنٹر
جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
پروپرائٹر۔ منیر احمد Mob:0300 7704735
فون دکان: 6215634-6215378
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 دارالرحمت شرقی جوئیہ مارکیٹ ربوہ

FD-10

COMBINED FABRICS LIMITED
MANUFACTURERS & EXPORTERS OF QUALITY KNITTED GARMENTS
ATTA BUKSH ROAD (OFF BANK STOP)
17KM-FEROZEPUR ROAD, LAHORE
PAKISTAN
TEL:92-42-111-111-116 FAX:92-42-582-0112
Email: info@combinedfabrics.com
Web: www.combinedfabrics.com